

1 اقتصادی جائزہ

1.1 عمومی جائزہ¹

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہار پیے

م س 25ء	م س 24ء	م س 23ء	شرح نمو فیصد
3.0	2.6	-0.2	حقیقی جی ڈی پی الف
1.5	6.4	2.2	زراعت
5.3	-1.2	-3.9	صنعت
-0.7	0.9	-9.8	جس میں ایل ایس ایم
3.0	2.3	0.04	خدمات
4.5	23.4	29.2	قومی صارف اشیا یہ قیمت (مدتی اوسط) الف
3.2	12.6	29.4	قومی ص ابق (سال بسال، جون)
12.2	6.1	0.6	# نجی شعبے کا قرضہ -
13.7	16.0	15.6	# رسد زر (ایم ٹی) -
4.3	11.1	-14.2	برآمدات -
11.2	0.9	-26.3	درآمدات -
26.1	29.9	16.7	ایف بی آر - ٹیکس حاصل
-1.9	2.7	-28.4	* شرح مبادلہ (اضافہ رکمی فیصد) -
11.0	20.5	22.0	پالیسی ریٹ (آخر مدت) -
ملین ڈالر			
14,506	9,390	4,445	اسٹیٹ بینک ذخائر (آخر مدت) -
38,300	30,251	27,333	کارکنوں کی ترسیلات -
2,113	-2,072	-3,275	جاری کھاتے کا توازن -
فیصد جی ڈی پی			
-5.4	-6.9	-7.8	مالیاتی توازن ¹
2.4	0.9	-1.0	مالیاتی بنیادی توازن
70.8	67.7	74.9	کل سرکاری قرض
0.5	-0.6	-1.0	جاری کھاتے کا توازن
14.3	13.2	14.0	سرمایہ کاری الف

* مالی سال 23ء، مالی سال 24ء اور مالی سال 25ء کے لیے حقیقی جی ڈی پی کی شرح نمو اور اس کے ذیلی اجزاء سے متعلق اعداد و شمار 16-2015ء کی مستقل بنیادی قیمتوں پر ہیں اور باقی حتمی، نظر ثانی شدہ اور عبوری تخمینوں کو ظاہر کرتے ہیں۔

ماخذ: الف پاکستان دفتر شماریات؛ ب اسٹیٹ بینک؛ ج، وزارت خزانہ؛ * مارک ٹومار کیٹ؛ # محض اشیا

مخاطب زری پالیسی موقف اور جاری مالیاتی یکجائی سے مالی سال 25ء میں اقتصادی استحکام کے حصول میں مدد ملی۔ مہنگائی تیزی سے کم ہوئی، جبکہ حقیقی خام ملکی پیداوار (جی ڈی پی) کی نمو پچھلے سال کے مقابلے میں معتدل حد تک بڑھی۔ جاری حسابات کے توازن میں ریکارڈ سرپلس آیا، جس سے بازار مبادلہ میں استحکام آیا اور زر مبادلہ کے ذخائر میں اضافے میں مدد ملی۔ مالیاتی خسارہ گر کر کئی سال کی پست ترین سطح پر پہنچ گیا، جبکہ بنیادی سرپلس متواتر دوسرے سال بھی جٹ کے اپنے ہدف سے آگے نکل گیا (جدول 1.1)۔ اجناس کی سازگار عالمی قیمتوں اور آئی ایم ایف کی توسیعی فنڈ سہولت (ای ایف ایف) کی منظوری سے پڑنے والے مثبت اثرات نے بھی ان خاطر خواہ نتائج کو سہارا دیا۔

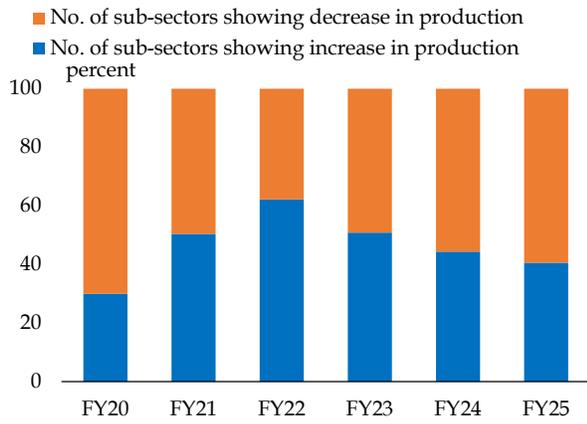
جنوری 2024ء سے مہنگائی میں تقریباً مسلسل کمی اور بیرونی کھاتے کی بہتر پوزیشن کے سبب زری پالیسی کمیٹی جون 2024ء سے پالیسی ریٹ کم کرنے کے قابل ہو سکی۔ اس دوران، مالیاتی پالیسی بدستور متضاد راستے پر رہی جس کا مقصد مالیاتی بفرز بنانا تھا تاکہ سرکاری قرضہ بڑھنے کی رفتار کو قابو میں رکھا جاسکے۔ اس پس منظر میں، پالیسی ریٹ میں کمی اور ساتھ ہی اجناس کی کم عالمی قیمتوں کے سبب مالی سال 25ء کے دوران اقتصادی سرگرمیاں بتدریج بحال کرنے میں مدد ملی، چنانچہ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں دوسری ششماہی میں نمو زیادہ ہوئی۔

مالی سال 25ء میں حقیقی جی ڈی پی کی شرح نمو میں اضافہ بڑی حد تک خدمات کے شعبے اور صنعتی سرگرمیوں میں توسیع کا نتیجہ تھا؛ موخر الذکر میں اس کا بنیادی سبب بلند اضافہ قدر کا تھا جو بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی اور تعمیرات میں دیکھا گیا، جس نے بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) میں ہونے والی کمی کے اثرات کو زائل کر دیا۔ تاہم، زرعی شعبے میں نمو سست رہی جو کئی سال کی کم ترین حد تک پہنچ گئی، اس کی بنیادی وجہ اہم فصلوں کی پیداوار میں کمی تھی (شکل 1.1)، ماسوائے

¹ اس رپورٹ میں کیے گئے تجزیے اور پیش گوئیوں کی بنیاد مالی سال 25ء کے اعداد و شمار ہیں جنہیں اکتوبر 2025ء کے دوسرے ہفتے تک دستیاب ڈیٹا اور معلومات کو استعمال کرتے ہوئے حتمی شکل دی گئی۔

گندم، کپاس اور چاول کی بوائی میں۔ سوم، اہم فصلوں کے تصدیق شدہ بیجوں کی مسلسل قلت (ماسوائے چاول کے) کے سبب کسانوں کو کم معیار والے بیجوں کا استعمال کرنے پر مجبور ہونا پڑا جس سے فصل کی یافت بھی متاثر ہوئی۔ کاشتکاروں نے کم از کم سرکاری قیمت کے غیر یقینی حالات کی بنا پر کپاس اور گندم کی بوائی کے بجائے دیگر مسابقتی فصلوں جیسے روغنی بیجوں، دالوں اور تازہ سبزیاں اگانے کو ترجیح دی۔ تاہم، دوسری فصلوں کی پیداوار بڑھ جانے سے اہم فصلوں کی پیداوار میں کمی کے اثرات کو جزوی طور پر زائل کرنے میں مدد ملی۔ مزید معاونت مالی سال 25ء میں گلہ بانی میں اضافے سے حاصل ہوئی۔

شکل 1.3: مالی سال 19ء کے مقابلے میں بڑے پیمانے کی ایشیاسازی کی کارکردگی



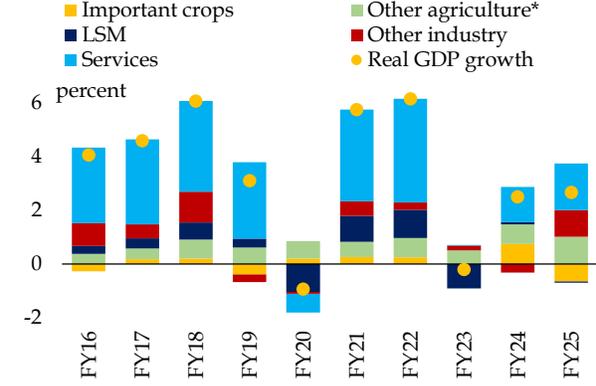
Sources: PBS and SBP staff calculations

صنعتی سرگرمیاں مالی سال 25ء میں گذشتہ دو سال کے دوران مسلسل کمی کے بعد بحال ہو گئیں۔ صنعت میں، بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی میں اضافہ دراصل زراعت میں اضافے کے اثرات کو ظاہر کرتا ہے، جبکہ ترقیاتی اخراجات میں نمایاں اضافے سے مالی سال 25ء کے دوران تعمیراتی سرگرمیوں کو سہارا ملا۔ تاہم، نجی تعمیراتی سرگرمیاں خام مال کی بلند قیمتوں اور پراپرٹی ٹیکس بڑھنے کے سبب ماند رہیں۔

مالی سال 25ء میں بڑے پیمانے کی ایشیاسازی کا حجم 0.7 فیصد سکڑ گیا، جبکہ پچھلے سال اس میں معمولی اضافہ ہوا تھا۔ اگرچہ بڑے پیمانے کی ایشیاسازی کے 22 میں سے بارہ ذیلی شعبوں کی پیداوار مالی سال 25ء میں بڑھ گئی، تاہم باقی ذیلی شعبوں کی

گنے اور چاول کے، دیگر اہم فصلوں کی یافت میں وسیع البینا کمی اور زیر کاشت رقبے کی کمی ہوئی۔

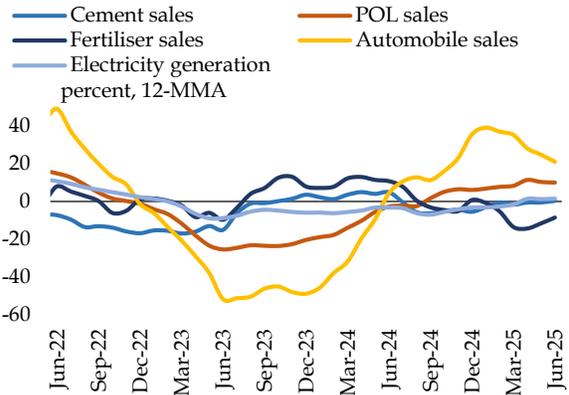
شکل 1.1: حقیقی جی ڈی پی نمو میں حصہ



*including livestock

Source: PBS

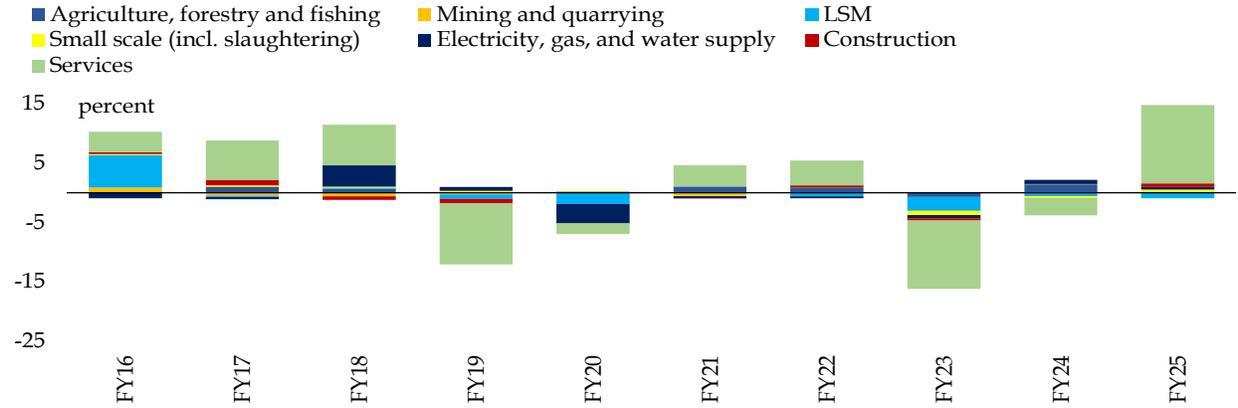
شکل 1.2: بلند تعدد اظہاروں میں رجحانات



Sources: APCMA, OCAC, NFDC, PAMA, and NEPRA

یافت میں کمی متعدد ناموافق عوامل کے اثرات کو ظاہر کرتی ہے۔ اول، مالی سال 24ء میں فصلوں کی قیمتیں کم رہیں اور مالی سال 25ء میں خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت نے کسانوں کی آمدنی کو گھٹا دیا، جس سے خام مال، خاص طور پر کھاد کا استعمال کم ہوا۔ دوم، ناموافق موسمی حالات۔ خریف سیزن کے دوران بے موسم بارش، ربیع موسم کے دوران طویل عرصہ خشکی، نہروں میں پانی کی کمی اور اوسط سے زیادہ درجہ حرارت۔ اہم فصلوں کی بروقت بوائی میں رکاوٹ بننے، خاص طور پر

شکل 1.4: سرکاری اور نجی سرمایہ کاری کی حقیقی نمو کا شعبہ جاتی تجزیہ



Source: PBS

کے شعبے میں مرکوز رہی۔ دوسری طرف، مالی سال 25ء کے دوران ایشیا سازی کے شعبے میں نجی سرمایہ کاری مسلسل چوتھے سال کم ہوئی، جس سے گزشتہ چند سال کے دوران بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی غیر متاثر کن کارکردگی کی جزوی طور پر وضاحت ہوتی ہے (شکل 1.4)۔

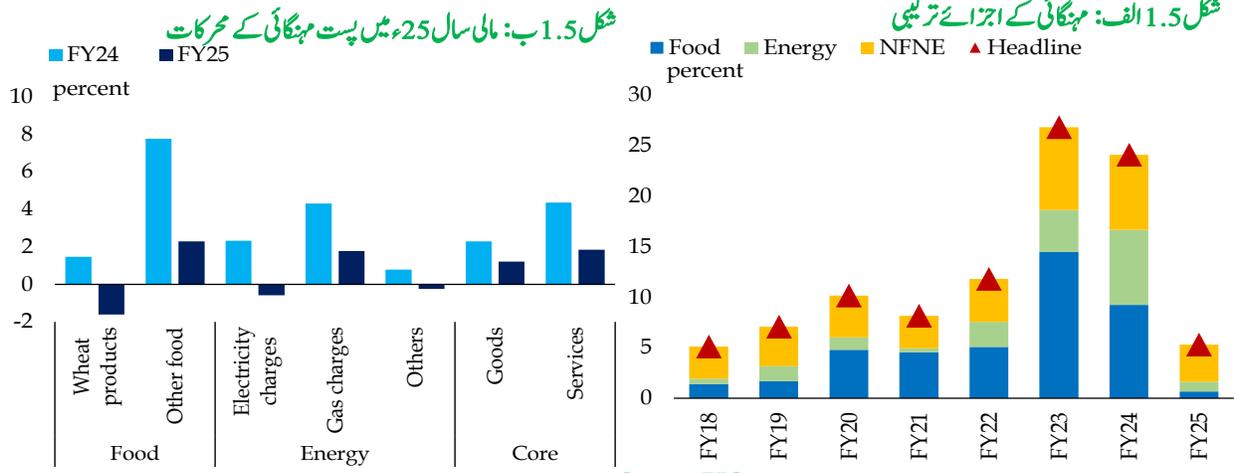
اقتصادی سرگرمی میں معتدل اضافہ درآمدات میں بھی اتنے ہی اضافے کا سبب بنا، جس کی وجہ اجناس کی سازگار بین الاقوامی قیمتوں کے دوران زائد حجم تھا۔ اہم فصلوں کی کم پیداوار نے بھی درآمدات کی ضروریات بڑھادیں، جس میں صرف خام کپاس کی درآمد ہی مالی سال 25ء کے دوران درآمدی بل میں تقریباً ایک تہائی اضافے کی ذمہ دار تھی۔

دوسری جانب، عالمی غذائی قیمتوں میں کمی، تجارتی ٹیرف میں اضافے کے حالات میں تجارت کی غیر یقینی عالمی صورت حال، اور بڑھتی ہوئی جغرافیائی و سیاسی کشیدگی کے مشترکہ اثرات نے مالی سال 25ء میں برآمدات کی نمو کو محدود کیا۔ مزید برآں، چاول کی بین الاقوامی تجارت میں بڑھتی ہوئی مسابقت نے برآمدی اکائی مالیت پر منفی اثر ڈالا جس سے پاکستان کی چاول کی برآمدات متاثر ہوئیں۔ تاہم، مالی سال 25ء میں ٹیکسٹائل کی برآمدات عالمی طلب بڑھنے کے باعث بحال ہوئیں۔ یہ خوش آئند ہے کہ ٹیکسٹائل کی برآمدات میں حجم اور اکائی قیمت دونوں میں اضافہ ہوا، جو بہتر قیمت طے کرنے کی ٹیکسٹائل کمپنیوں کی صلاحیت کا عکاس ہے۔

پیداوار تیزی سے کم ہونے سے بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی مجموعی نمو کم ہو گئی۔ خاص طور پر، صرف فرنیچر میں کمی نے بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کی مجموعی نمو کو 1.6 فیصدی درجے گرا دیا۔ اس سے قطع نظر، بڑے پیمانے کی ایشیا سازی میں مجموعی کمی سے ظاہر ہوتا ہے کہ داخلی طلب معتدل (شکل 1.2) ہے اور خام مال کی لاگت بڑھی ہوئی ہے۔ مالیاتی یکجائی، سخت زرعی پالیسی کے تاخیری اثرات اور محتاط اقدامات نے مالی سال 25ء میں ملکی طلب کو محدود رکھا۔ اس کے علاوہ، پست زرعی آمدنیوں نے بھی ملکی طلب پر اثر ڈالا۔

دریں اثنا، عالمی طلب میں معتدل بحالی، توانائی کی قیمتوں میں کمی، شرح مبادلہ میں استحکام اور کم شرح سود نے مالی سال 25ء کے دوران اہم صنعتوں بشمول ٹیکسٹائل، دواسازی، پٹرولیم مصنوعات اور گاڑیوں کی پیداوار میں اضافے کو سہارا دیا۔ منتخب صنعتوں میں بہتری کے باوجود، پچھلے چند سال کی کارکردگی کا بغور جائزہ لینے پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ بڑے پیمانے کی ایشیا سازی کے ذیلی شعبوں کی تقریباً نصف تعداد ایسی ہے جن میں پیداوار مالی سال 19ء کی قبل از وہ سطح تک نہیں پہنچی ہے (شکل 1.3)۔

اخراجات کے پہلو سے، اگرچہ گھریلو صرف حقیقی جی ڈی پی کا غالب حصہ رہا، تاہم خام معینہ سرمائے کی تشکیل میں مالی سال 25ء میں اضافہ دیکھا گیا۔ خاص طور پر، عمومی حکومت مالی سال 25ء میں سرمایہ کاری میں توسیع کی نصف حصہ دار رہی۔ اس کے علاوہ، نجی سرمایہ کاری بھی معتدل انداز میں بڑھی، جو بنیادی طور پر خدمات



ساتھ ہی شرح مبادلہ میں استحکام نے باضابطہ ذرائع سے ترسیلات کو فروغ دینے میں معاونت کی۔ مزید برآں، میزبان ممالک میں خاص طور پر خلیج کے خطے میں، مضبوط معاشی ترقی نے لیبر کی طلب کو بڑھایا۔ اسی دوران، میزبان ممالک میں مصارف زندگی میں کمی کے سبب کارکنوں کی حقیقی آمدنی کو تقویت ملی، جس سے مالی سال 25ء میں ترسیلات زر میں مزید اضافہ ہوا۔

کرنٹ اکاؤنٹ میں بڑے سرپلس نے بازار مبادلہ میں استحکام پیدا کیا اور اسٹیٹ بینک کو بڑی مقدار میں زرمبادلہ کی خریداری کرنے میں معاونت دی۔ اگرچہ جزدانی سرمایہ کاری میں خالص طور پر اخراج دیکھا گیا، تاہم بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں بھی مالی سال 25ء کے دوران اضافہ ہوا۔ اس کے علاوہ، جولائی 2024ء میں آئی ایم ایف کے ای ایف ایف کی منظوری نے دیگر کثیر جہتی اور دوطرفہ قرض دہندگان سے بیرونی آمدنی کی راہ ہموار کی۔ ان تمام عوامل کے مشترکہ اثر سے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر جون 2025ء کے آخر میں 14.5 ارب امریکی ڈالر تک بڑھ گئے، جو مالی سال 24ء میں 9.4 ارب امریکی ڈالر تھے۔

محدود ملکی طلب، جاری سخت مالیاتی پالیسی کی پوزیشن اور مالی استحکام کے علاوہ کلیدی غذائی اجناس کی وافر فراہمی، شرح مبادلہ، اجناس کی مناسب عالمی قیمتیں، اور توانائی کے شعبے میں جاری اصلاحات کے مثبت نتائج نے مالی سال 25ء کے دوران مہنگائی میں زبردست کمی کی۔ قومی صارف اشاریہ قیمت اوسط مہنگائی مالی سال 24ء کی 23.4 فیصد سے کم ہو کر مالی سال 25ء میں آٹھ سال کی کم ترین سطح

اس سے مقابلے کی بہتر صورت حال بھی ظاہر ہوتی ہے، کیونکہ ٹیکسٹائل صنعت کے کچھ بڑے اداروں نے حال ہی میں اپنے پیداواری ڈھانچے کو دوبارہ ترتیب دینے کے لیے سرمایہ کاری شروع کی ہے تاکہ پائیداری کے عالمی معیارات کی بہتر تعمیل کو یقینی بنایا جاسکے اور موثر بہ لاگت کارکردگی میں اضافہ کیا جاسکے (باکس 5.2)۔ ٹیکسٹائل کے علاوہ، دیگر مصنوعات جیسے دواسازی، پلاسٹک اور انجینئرنگ کی مصنوعات کی برآمدات میں بھی مالی سال 25ء کے دوران قابل ذکر اضافہ ہوا۔ اسی طرح، خدمات کی برآمدات میں، جس میں آئی سی ٹی کی برآمدات آگے آگے رہیں، اضافہ ہوا جو برقرار اور مستحکم رجحان ہے۔

مالی سال 25ء کے دوران مجموعی طور پر ایشیا و خدمات کے تجارتی خسارے میں اضافہ ہوا۔ بنیادی آمدنی کے اکاؤنٹ میں خسارہ تقریباً گذشتہ سال کی سطح پر برقرار رہا کیونکہ منافع اور منافع منقسمہ کی واپسی نے اپنا رجحان برقرار رکھا، جبکہ بیرونی قرضوں پر سود کی ادائیگی میں معمولی کمی واقع ہوئی۔ اس سے قطع نظر کارکنوں کی ترسیلات زر میں مستحکم نمو بڑھے ہوئے تجارتی خسارے کو بخوبی زائل کرنے میں کامیاب رہی، جس سے مالی سال 25ء میں کرنٹ اکاؤنٹ میں قابل ذکر سرپلس آیا؛ یہ 14 سال میں پہلی بار ہوا اور 22 سال میں سب سے زیادہ رہا۔

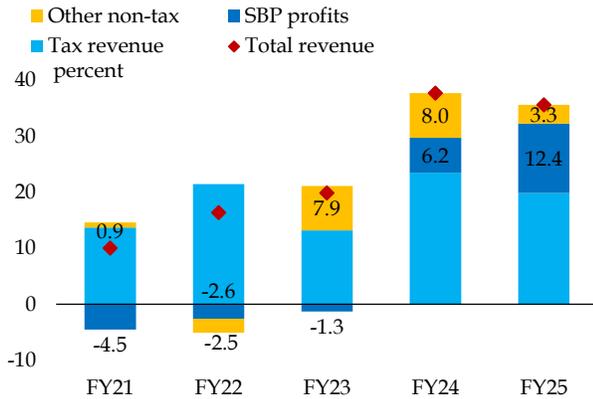
مالی سال 25ء میں کارکنوں کی ترسیلات زر میں اضافہ معاون داخلی اور عالمی عوامل کے امتزاج سے ہوا۔ ملکی سطح پر، حکومت اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے متعارف کرائی گئی مختلف ترغیبات نے، جن کا مقصد لین دین کے اخراجات کو کم کرنا تھا، اور

مضمر دباؤ چیکیلی (sticky) نوعیت کا تھا۔ اس سیاق و سباق میں، باس 3.2 توزی مہنگائی پر مسلسل اثر پذیر ساختی عوامل کے حل کی ضرورت کو اجاگر کرتا ہے۔

مہنگائی میں توقع سے بڑھ کر کمی، اس کے بہتر معاشی امکانات اور بیرونی اکاؤنٹ کی مضبوط پوزیشن کے سبب زری پالیسی کمیٹی کو جون 2024ء سے جنوری مالی سال 25ء تک منعقدہ اپنے تمام چھ اجلاسوں میں پالیسی شرح کم کرنے کا موقع ملا، مجموعی کمی 1,000 بی پی ایس تھی۔ تاہم، توزی مہنگائی کی سختی، عالمی تجارتی ٹیرف کے حوالے سے بڑھتی ہوئی غیر یقینی صورت حال، اور بڑھتے ہوئے جغرافیائی و سیاسی تناؤ کے باعث زری پالیسی کمیٹی نے مارچ سے جون 2025ء کے دوران محتاط رویہ اپنایا، اور مئی 2025ء میں ہونے والے اجلاس میں پالیسی شرح صرف 100 بی پی ایس کم کی۔

مالی سال 25ء کے دوران مالیاتی توازن کی بہتری میں ان عوامل کا کردار تھا: حکومت کی مالیاتی یکجائی کی کوششیں، سود کی ادائیگیوں میں اعتدال، اور اسٹیٹ بینک کے منافع میں خاطر خواہ اضافہ۔ مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 5.4 فیصد تک کم ہو گیا جو نو سال کی پست سطح ہے اور بجٹ کے ہدف سے بھی کم ہے، جبکہ بنیادی سرپلس جی ڈی پی کے 2.4 فیصد تک بڑھ گیا، پچھلے سال یہ 0.9 فیصد رہا تھا۔ دراصل محصولات میں تیزی سے اضافے نے اس بہتری کو سہارا دیا۔

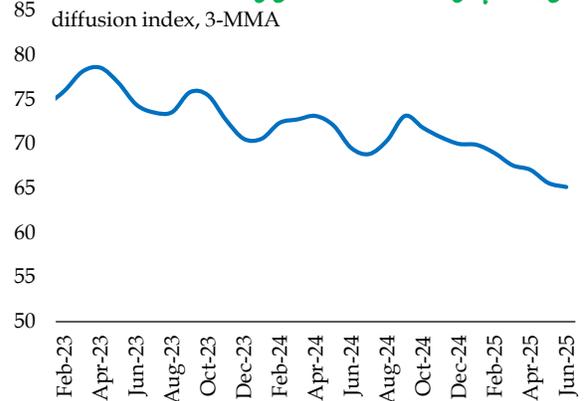
شکل 1.7: آمدنی کی نموں میں حصہ



Source: MoF

4.5 فیصد تک پہنچ گئی، جو وسط مدتی ہدف کی حد 5.0 تا 7.0 فیصد سے بھی کم ہے۔ یہ کمی وسیع البنیاد تھی، جس میں بنیادی کردار غذائی قیمتوں میں تیزی سے کمی کا تھا۔

شکل 1.6: مہنگائی کے حوالے سے صارفین کی توقعات*



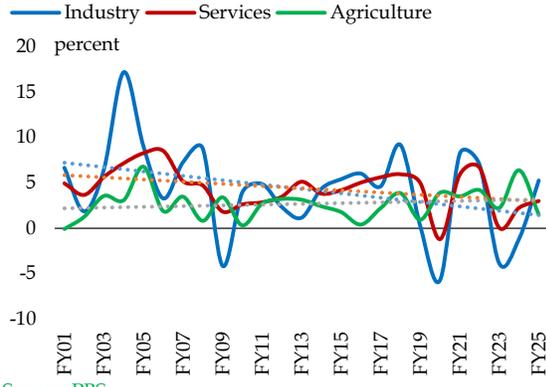
Source: SBP

زیادہ تفصیل سے بات کی جائے تو صرف گندم اور اس کی مصنوعات کی قیمتوں میں کمی مالی سال 25ء کے دوران شہری مہنگائی میں تقریباً 20 فیصد کمی کا سبب بنی (شکل 1.5 الف اور 1.5 ب)۔ مالی سال 24ء میں گندم کے زیادہ درآمدی حجم اور گندم کی شاندار فصل کے علاوہ حکومت نے مالی سال 25ء میں سرکاری قیمت اور خریداری کا نظام ختم کرنے کا فیصلہ کیا جس سے گندم اور گندم کی مصنوعات کی قیمتیں تین سال کی پست ترین سطح پر پہنچ گئیں۔ مزید برآں، توانائی کی قیمتوں میں ردوبدل میں تاخیر، بجلی کے شعبے کی ترسیل و تقسیم کے نظام کو بہتر بنانے کی کوششوں کے ساتھ ساتھ تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی نے مالی سال 25ء کے دوران توانائی کی مہنگائی گرنے کی رفتار کو تیز کیا۔

مالی سال 25ء میں توزی مہنگائی مالی سال 24ء کی سطح کے مقابلے میں تقریباً نصف رہ گئی، جو غذا اور توانائی کی قیمتوں کو لگنے والے سابقہ دھچکوں کے دور ثانی کے اثرات کے معدوم ہونے، ملکی طلب میں کمی، مستحکم شرح مبادلہ اور مہنگائی کی توقعات کے مستحکم رہنے کی عکاسی کرتی ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ گھرانوں کی مہنگائی کی توقعات، جو گذشتہ کئی برس سے مستقل بلند رہی تھیں، مالی سال 25ء کے دوران بڑی حد تک کم ہو گئیں (شکل 1.6)۔ تاہم، مالی سال 25ء کی دوسری ششماہی میں توزی مہنگائی میں کمی کی رفتار کسی حد تک معتدل ہو گئی، جو اس بات کی علامت ہے کہ مہنگائی کا

اعانت کا خاتمہ شامل تھا، تاکہ غیر ہدفی زر اعانت کو معقول بنانے کی پالیسی جاری رکھی جاسکے۔

شکل 1.9: شعبہ جاتی نمو کے رجحانات



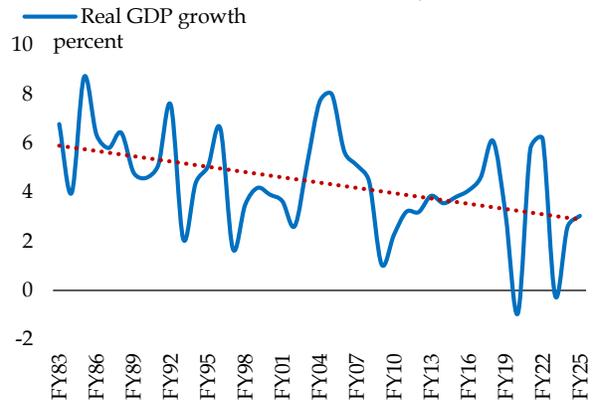
Source: PBS

مالیاتی خسارے میں کمی کے باوجود سرکاری قرضے کا جی ڈی پی میں تناسب مالی سال 25ء میں 70.8 فیصد تک بڑھ گیا، جو پچھلے سال کے 67.7 فیصد سے زیادہ ہے۔ یہ اضافہ بنیادی طور پر نامیہ (nominal) جی ڈی پی میں سست رفتاری کی عکاسی کرتا ہے۔ پچھلے سال کی طرح، حکومت نے اپنی بیشتر مالی ضروریات کو ملکی ذرائع سے پورا کیا، حالانکہ مالی سال 25ء کے آخر میں بیرونی ذرائع کی دستیابی بڑھ چکی تھی۔ حکومت نے بیشتر ملکی مالکاری طویل مدتی تمسکات (پی آئی بی اور صکوک) کے ذریعے جمع کی اور قلیل مدتی وثیقہ جات (ٹی بلوں) میں قرضے واپس کیے۔ کم ہوتی ہوئی شرح سود کے ماحول میں مارکیٹ نے بھی طویل مدتی سرکاری تمسکات میں سرمایہ رکھنے کو ترجیح دی۔ اس طرح سرکاری قرضے کے خاکہ عرصیت میں اضافہ ہوا اور اجرائے ثانی کے خطرے میں بھی کمی آئی۔ مزید برآں، ٹیکس محاصل اور زر مبادلہ آمدنی میں اضافہ، اور ساتھ میں کم شرح سود نے مالی سال 25ء میں ملک کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو مضبوط کیا۔

پست مالیاتی خسارہ اور غیر بینک اور بیرونی مالکاری کی زیادہ دستیابی نے حکومت کی جدولی بینکوں سے قرض گیری کی ضروریات کو کم کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ اجناسی کارروائیوں کی مالکاری اور سرکاری شعبے کے اداروں کو دیئے گئے قرض کی مسلسل واپسی نے مالی سال 25ء کے دوران بینکوں کے خالص ملکی اثاثوں میں اضافے کی رفتار کو سست کر دیا، باوجود دیکھ نہی شعبے کے قرضے میں دگنا اضافہ ہوا۔ جاری

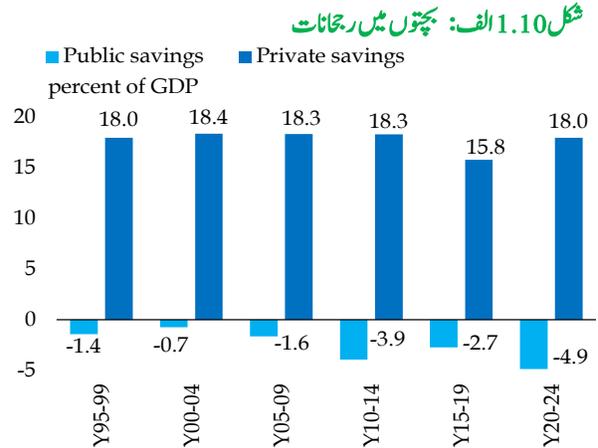
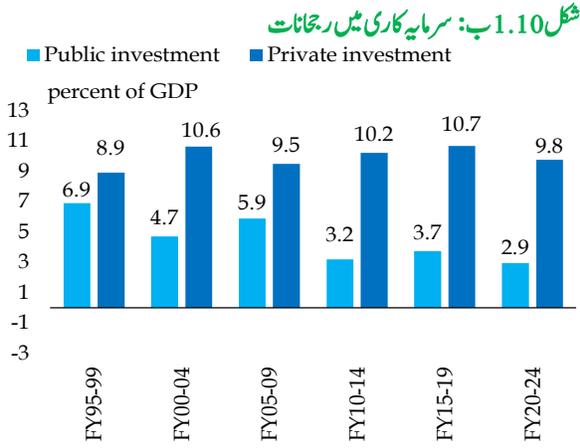
مالی سال 25ء میں مجموعی محصولات جی ڈی پی کے 15.8 فیصد تک پہنچے جو پچھلے سال جی ڈی پی کے 12.6 فیصد پر تھے۔ ٹیکس اور نان ٹیکس محصولات دونوں نے محصولات بڑھانے میں تقریباً یکساں حصہ ڈالا (شکل 1.7)۔ وفاقی ٹیکس وصولی مالی سال 25ء میں کئی سال کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی، جس میں جی ڈی پی کے لحاظ سے براہ راست اور بالواسطہ ٹیکس کا حصہ تقریباً مساوی تھا۔ ٹیکس اصلاحات کی کوششیں ٹیکس وصولی میں مضبوط اضافہ کرنے میں مددگار ثابت ہوئیں۔ ان اصلاحات میں ٹیکس چھوٹ کو معقول بنانا، ترجیحی سلوک کا خاتمہ اور شرحوں / ڈیوٹیوں میں اضافہ شامل تھا۔ یہ سب مہنگائی میں شدید کمی اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے سست رجحان کے باوجود حاصل ہوا۔ اس کے علاوہ، صوبائی ٹیکس محصولات میں بھی معمولی اضافہ ہوا، جس کا بڑا سبب شعبہ خدمات سے جی ایس ٹی کی وصولی کا بڑھنا تھا۔

شکل 1.8: حقیقی جی ڈی پی نمو میں طویل المیعاد رجحان



Source: PBS

محصولات میں مضبوط نمو سے، جس کے ساتھ سود کی ادائیگیاں بھی کم رہیں، مالی وسائل فراہم ہوئے چنانچہ مالی سال 25ء کے دوران ترقیاتی اخراجات میں اضافہ کیا جاسکا، جبکہ گذشتہ سال محتاط رویہ اختیار کیا گیا تھا۔ خاص طور پر، صوبائی ترقیاتی اخراجات نمایاں طور پر بڑھ گئے، جو زیادہ تر تعمیرات، ٹرانسپورٹ اور زرعی منصوبوں کی طرف مرکوز تھے۔ اگرچہ غیر سودی اخراجات جاری بھی بڑھ گئے تاہم مجموعی اخراجات بڑھنے کی رفتار حکومت کی پالیسی کوششوں کی بنا پر سست ہو گئی۔ اس میں سول انتظامیہ چلانے کے اخراجات کو محدود کرنے کے لیے کفایت شعاری کے اقدامات، اور صارفین اور کھاد کے کارخانوں کو گیس پر زر

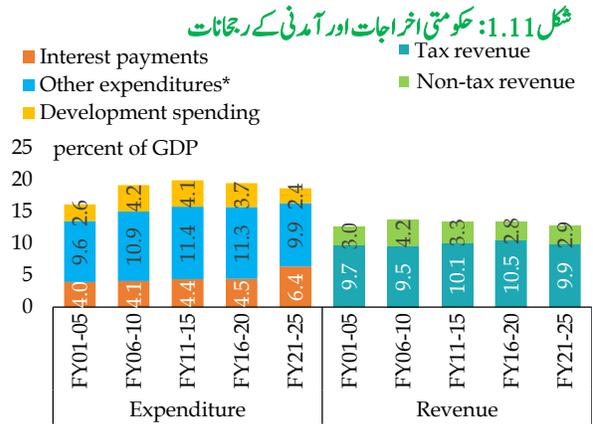


Sources: MoF, WDI, IMF and SBP staff calculations

پہلو سے، ڈپازٹ کی کم مقدار سے زرو سنج کی نمو میں کمی کی وضاحت ہوتی ہے، جبکہ زیر گردش کرنسی سود کی شرحوں میں بڑی کمی کے ساتھ ساتھ تیزی سے بڑھ گئی۔

سرمائے اور معینہ سرمایہ کاری قرضوں میں اضافہ نے نجی شعبے کا قرضہ بڑھانے میں حصہ ڈالا۔ نجی شعبے کا قرضہ بڑھانے میں قرض کی کم لاگت کے علاوہ جن عوامل نے کردار ادا کیا ان میں اقتصادی سرگرمی میں معمولی اضافہ، خام مال کی بلند قیمتیں، بعض شعبوں میں نقد بہاؤ پر بڑھتی ہوئی پابندیاں، اور بینکوں کی یہ کوششیں شامل ہیں کہ وہ دسمبر 2024ء کے آخر تک اپنے ڈپازٹس میں قرضوں کا تناسب 50 فیصد سے اوپر رکھیں تاکہ اس بنیاد پر ٹیکس سے بچ سکیں۔

اگرچہ مجموعی معاشی حالات مستحکم ہو چکے ہیں، اقتصادی ترقی میں مسلسل اضافہ کے لیے مربوط پالیسی اقدامات اور اصلاحات کی ضرورت ہے تاکہ ان ساختی مسائل کو حل کیا جاسکے جنہوں نے ملک کی ترقی کی صلاحیت کو نقصان پہنچایا ہے۔ پاکستان میں رجحان کی نمو کم ہو رہی ہے، جو ملکی نمو کی کمزور ہوتی ہوئی صلاحیت کی علامت ہے (شکل 1.8)۔ اس کی بنیادی وجہ صنعت اور خدمات میں کمی کا رجحان ہے، جبکہ زرعی شعبے میں اضافہ قدر کئی برسوں کے دوران معمولی سا بڑھا (شکل 1.9)۔



*This includes statistical discrepancy

Source: MoF

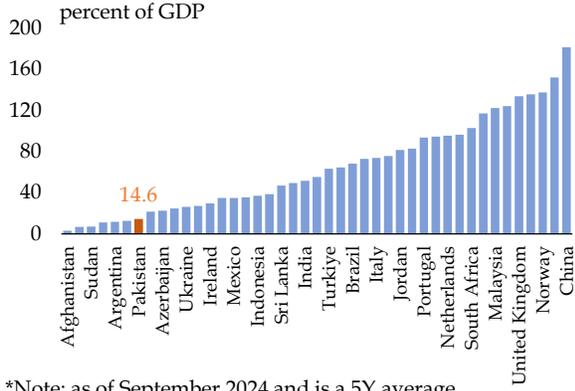
متعدد عوامل نے اس ناپسندیدہ صورت حال تک پہنچایا ہے۔ پاکستان کی نمو کے ماڈل میں سے ایک کمزور ترین کڑی پست ملکی بچت ہے۔ اس حوالے سے، رپورٹ کے باب 6 میں ملک میں کم بچت کے ذمہ دار عوامل کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ تجزیہ یہ ثابت کرتا ہے کہ کم فی کس آمدنی، بلند مہنگائی، بڑا مالیاتی عدم توازن، بڑی اور بے ضابطہ معیشت، کمزور مالی وساطت، اور نوجوانوں پر زیادہ انحصار نے پاکستان میں بچت کو محدود کر رکھا ہے۔ سرکاری اور نجی بچت کی کمی دونوں ہی اس معمولی کارکردگی کے حصہ دار ہیں، جس کے نتیجے میں ملک میں سرمایہ کاری کم رہی ہے۔

بیرونی کھاتے میں بہتری کے ساتھ خالص بیرونی اثاثوں میں خاصا اضافہ ہوا جس کو خالص ملکی اثاثوں میں کمی نے بخوبی زائل کر دیا، چنانچہ زرو سنج کی نمو گذشتہ سال کی 16.0 فیصد سے گر کر مالی سال 25ء میں 13.7 فیصد پر آگئی۔ واجبات کے

دراصل، پچھلے برسوں میں مسلسل بڑے مالیاتی خسارے نے سرکاری اور نجی دونوں طرح کی بچتوں اور نتیجتاً سرمایہ کاری میں مطلوبہ توسیع کو نقصان پہنچایا ہے (شکل 1.10 الف اور ب)۔ یہ صورت حال قرض کے ایک چکر کی مانند

ہے (شکل 1.13)۔ چنانچہ پست مالی ترقی بچت اور سرمایہ کاری کی مزید حوصلہ شکنی کرتی ہے۔

شکل 1.13: نجی شعبے کو مقامی قرض*



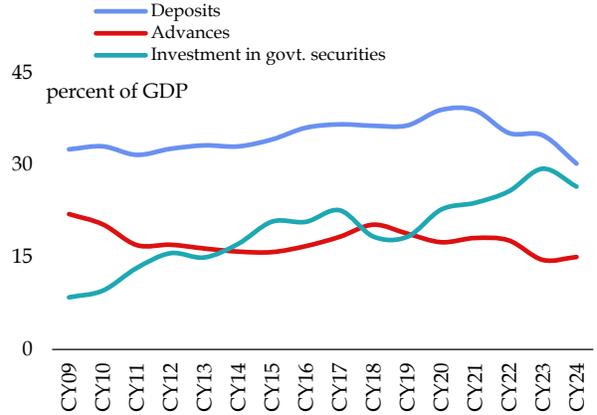
*Note: as of September 2024 and is a 5Y average
Source: WB

گہری جڑیں رکھنے والے ان چیلنجوں کے علاوہ، موسمیاتی ردوبدل کی وجہ سے بڑھتے ہوئے واقعات نے نمو کی صلاحیت کو مزید محدود کیا ہے اور مالیاتی اور بیرونی کھاتوں پر دباؤ بڑھا دیا ہے، اس کے ساتھ ساتھ غذائی تحفظ کے تناظر میں غذائی درآمدات پر انحصار بڑھایا ہے۔ اسی طرح، ناسازگار کاروباری ماحول نے، جس کی خصوصیات سیاسی اور اقتصادی عدم استحکام کے بار بار واقعات، ٹیکس کی بلند شرحیں، ٹیکس کے پیچیدہ قواعد و ضوابط، لاجسٹک رکاوٹیں، گراں بار ضوابط اور امن وامان کی دشوار صورت حال ہیں، ملک میں سرمایہ کاری کے ماحول پر، خاص طور پر صنعتی شعبے کے لیے ماحول پر اثر ڈالا ہے۔

اس کے نتیجے میں ایشیا سازی میں تکنیکی جدت کی کمی اور مصنوعات کی محدود تعداد نے نہ صرف ملکی برآمدات میں مستقل اضافے کی صلاحیت کو متاثر کیا ہے بلکہ درآمدات پر انحصار بھی بڑھا دیا ہے۔ اگرچہ کارکنوں کی بھیجی گئی ترسیلات زر اکثر درآمدات کے اخراجات میں معاونت کرتی ہیں، تاہم برآمدات ہی وہ ذریعہ ہے جو زرمبادلہ کی آمدنی بڑھا کر بیرونی قرضوں پر ملک کا انحصار اور بیرونی دھچکوں کے اثرات کو واقعی کم کر سکتا ہے۔

ہے، جہاں مجموعی آمدنی سے سود اور غیر سودی اخراجات جاریہ کی ضروریات کو بشکل پورا کیا جاتا ہے، چنانچہ ترقیاتی اخراجات کے لیے مالیاتی گنجائش محدود رہ جاتی ہے، اور اس کے نتیجے میں قرض ادا کرنے کی صلاحیت محدود ہو جاتی ہے۔ اس معاملے کی وضاحت کی جائے تو پچھلے دو عشروں میں جی ڈی پی کے لحاظ سے سود کی ادائیگیاں ترقیاتی اخراجات سے زیادہ رہی ہیں (شکل 1.11)۔ دوسری جانب، سرکاری کاروباری اداروں میں مستقل ناکارگزار یوں نے قلیل مالی وسائل پر مزید بوجھ ڈالا ہے۔ اس طرح سرکاری بچت کی معدومیت اور اس کے نتیجے میں جی ڈی پی میں سرکاری سرمایہ کاری کے تناسب میں کمی کی وجہ سامنے آتی ہے، جس سے ملک میں انسانی اور طبعی سرمائے کے معیار کو نقصان پہنچا ہے۔

شکل 1.12: حکومتی تمسکات میں جدولی بینکوں کے ڈپازٹس، قرضے اور سرمایہ کاری



Sources: SBP and PBS

مستقل بھاری مالیاتی خسارے کو پورا کرنا بھی تشویش کا باعث رہا ہے۔ بیرونی رقوم کے بہاؤ اور غیر بینک مالکاری کی ناکافی دستیابی نے پاکستان میں ریاست اور بینک کا ایک مضبوط ربط پیدا کر دیا ہے، جو اکثر نجی شعبے کے قرضوں کے لیے گنجائش کم کر دیتا ہے۔ حکومت کی متواتر بلند مالکاری ضروریات نے بینکوں کو مطمئن کر دیا ہے، چنانچہ بینکاری نظام سرکاری تمسکات میں سرمایہ لگا کر زیادہ منافع حاصل کرتا ہے بجائے اس کے کہ نجی شعبے کو قرض فراہم کرے (شکل 1.12)۔ ہم پلہ ملکوں کے مقابلے میں پاکستان میں بلحاظ جی ڈی پی قرض کے سب سے کم تناسب کی بنیادی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ نجی شعبے کے لیے قرضوں کی گنجائش کم رہ جاتی

شعبے کے اداروں (پی ایس ای) کی عملی کارکردگی کو بہتر بنا کر، نظم و نسق میں اصلاحات لاکر اور نجکاری کو تیز کر کے ان کا خسارہ کم کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح، توانائی کے شعبے میں بہدف زراعت متعارف کرانے سے نہ صرف مالیاتی اخراجات کی ضروریات کم ہوں گی بلکہ گردش قرضہ جمع ہونے کا سلسلہ بھی کم کیا جاسکے گا۔

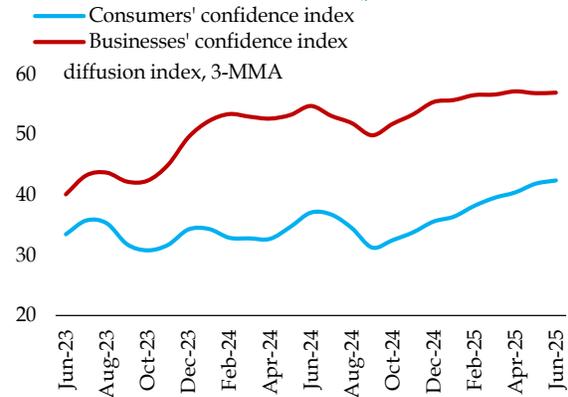
حکومت نے گردش قرضہ کنٹرول کرنے کے لیے اصلاحات کا آغاز کر دیا ہے۔ کچھ اہم پالیسی اقدامات میں توانائی کے نرخوں میں بروقت ردوبدل کرنا شامل ہے تاکہ لاگت کی واپسی کو یقینی بنایا جاسکے، نیز بلحاظ صلاحیت ادائیگیاں (capacity payments) محدود کرنے کے لیے ناکارہ پلانٹس کا جلد خاتمہ، اور گرڈ کی طلب بڑھانا بھی شامل ہیں۔ اس حوالے سے، باکس 3.1 میں ملکی تجربے کی بنیاد پر قومی گرڈ کے لیے بجلی کی طلب بحال کرنے اور بلحاظ صلاحیت ادائیگیوں کا بوجھ مزید کم کرنے کے لیے متعدد پالیسی اقدامات تجویز کیے گئے ہیں۔

یہ اصلاحات حکومت کو مالیاتی اور قرضہ جاتی استحکام کے حصول میں معاون ثابت ہوں گی (باکس 4.1)، میزانی قرض گیری کی ضروریات کو کم کریں گی، سرکاری خا کہ قرض میں بہتری لائیں گی (باکس 4.2)، اقتصادی دھچکوں کا مقابلہ کرنے کے لیے مالیاتی بفر بنانے میں مدد کریں گی، اور ریاست اور بینک کے رابطہ کو کمزور کریں گی۔ نتیجتاً سرکاری بچت میں اضافہ نجی بچت کو بھی مہمیز دے گا۔

اسی طرح، زرعی اجناس کی منڈی میں اصلاحات، اور کم از کم سرکاری قیمت اور اجناس کی خریداری کا خاتمہ اس بات کا اضافی تقاضہ کرتے ہیں کہ آڑھتیوں (middle-men) کے ہاتھوں کاشت کاروں کا استحصال ختم کرنے کے لیے تھوک منڈیاں قائم کی جائیں اور منڈی کی بنیاد پر اجناس کی موثر تجارت کو یقینی بنایا جائے۔ مزید برآں، زرعی اجناس کی درآمد اور برآمد دونوں کو ضوابط سے آزاد (de-regulated) کیا جانا چاہیے تاکہ مسابقتی منڈی قائم ہو اور بہتر قیمتیں متعین ہو سکیں۔ اس طرح اس سے سرمایہ کاری کو بھی راغب کرنے میں مدد ملے گی جو انتہائی ضروری ہے، خاص طور پر ماحول سے مزاحم (climate-resistant) اور زیادہ یافتہ والی فصلوں کی اقسام تیار کرنے کے لیے، جو زرعی شعبے کی نمو کے امکانات کو کام میں لانے کے لیے ضروری ہیں۔

یہ صورت حال اقتصادی چلک کو مزید مضبوط بنانے کے لیے ایک جامع طرز فکر کا تقاضہ کرتی ہے تاکہ معیشت کو پائیدار بنیادوں پر بلند نمو کی راہ پر گامزن کیا جاسکے۔ اس میں بچت اور سرمایہ کاری کو فروغ دینے اور وسائل کی موثر تقسیم کو یقینی بنانے کے لیے کئی جہتوں میں اصلاحات کی ضرورت ہے، جنہیں مربوط پالیسی اصلاحات کے ذریعے انجام دیا جائے، نیز اداروں کو مضبوط بنانے، ضوابطی فریم ورک کو آسان بنانے اور مصنوعات اور خدمات کے شعبوں میں مسابقت کو فروغ دینے کے لیے مارکیٹ کا ڈھانچا بہتر بنانا بھی شامل ہے۔

شکل 1.14: اعتماد کے اشاریے*



Source: SBP

اس تناظر میں، مالیاتی پالیسی میں اصلاحات کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ ان اصلاحات کا مطلب ہے آمدنی اور اخراجات کی اصلاحات کے ذریعے، اور پائیدار نمو کو سہارا دینے کی غرض سے انفراسٹرکچر کی تعمیر کے لیے مالیاتی گنجائش پیدا کر کے مالیاتی سیکائی کو جاری رکھنا۔ آمدنی کے پہلو سے، ٹیکس گزاروں کی تعداد بڑھانے پر پالیسی اقدامات کو مرکوز ہونا چاہیے، ٹیکس سے چھوٹ کو معقول بنایا جائے، ٹیکس نظام میں ایسے ہر تفاوت کو ختم کیا جائے جو اشیا سازی میں سرمایہ کاری کو روکنے والی ہو، نیز ٹیکس قوانین اور طریقہ کار کو سادہ بنا کر ٹیکس انتظامیہ میں بہتری لائی جائے، اور معیشت کی دستاویزی میں اضافہ کیا جائے۔

جہاں تک اخراجات کا سوال ہے تو حکومت کی مختلف سطحوں یعنی وفاقی، صوبائی اور مقامی حکومتوں کے درمیان ہم آہنگی بڑھا کر قلیل وسائل کے بہتر اختصاص اور اخراجات کی کارکردگی کو بہتر بنانے میں مدد دی جاسکتی ہے۔ مزید برآں، سرکاری

سیلاب نے خاص طور پر خریف کی اہم فصلوں چاول، کپاس، مکئی اور گنا کے زیر کاشت علاقوں کو ڈبو دیا جبکہ سیلاب کے بعد زمین کی زرخیزی ربیع کی فصلوں میں پیداوار کو بہتر بنا کر ان نقصانات کا جزوی ازالہ کر سکتی ہے، چنانچہ مجموعی زرعی پیداوار پر نمایاں اثر پڑ سکتا ہے۔ مزید برآں، سیلاب رسدی زنجیر کو بھی متاثر کر سکتے ہیں، ملکی طلب کو کمزور کر سکتے ہیں اور زراعت پر منحصر صنعتوں کے لیے خام مال کی دستیابی کو محدود کر سکتے ہیں۔

اس کے علاوہ، آبپاشی کے پانی کا موثر انتظام زرعی پیداواریت پر موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کو کم کرنے میں مدد دے سکتا ہے (باکس 2.1)۔ اسی طرح، ملک کو اپنے بڑے اور ثابت شدہ معدنی ذخائر سے فائدہ اٹھا کر نمو کو تیز کرنے کی ضرورت ہے (باکس 2.2)۔ مزید برآں، ملک کا سیاحت کا شعبہ بھی اقتصادی نمو اور روزگار کو فروغ دینے کی نمایاں صلاحیت رکھتا ہے (باکس 2.3)۔

تاہم، توقع ہے کہ پالیسی ریٹ میں نمایاں کمی کے تاخیری اثرات اقتصادی سرگرمیوں کی رفتار برقرار رکھیں گے۔ جولائی تا اگست مالی سال 26ء میں گاڑیوں، سیمنٹ، پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت، اور درآمدی حجم جیسے بلند تعدد کے اشاریوں میں قابل ذکر اضافہ اس رائے کی تصدیق کرتے ہیں۔ مزید برآں، ترقیاتی اخراجات میں منصوبہ بند اضافہ اور سیلاب کے بعد تعمیر نو کے اقدامات سے امکان ہے کہ مالی سال 26ء کے دوران تعمیری سرگرمیاں زور پکڑیں گی۔ ان تبدیلیوں کے پیش نظر، اسٹیٹ بینک کو توقع ہے کہ مالی سال 26ء کے دوران حقیقی جی ڈی پی کی نمو سابقہ تخمینوں کی حد 3.25 سے 4.25 فیصد کے نچلے حصے کے قریب رہے گی۔

بیرونی شعبے میں، اگرچہ حکومت کے حالیہ پالیسی اقدامات جو برآمدات مخالف رجحان کو ختم کرنے کے لیے کیے گئے ہیں، برآمدی مسابقت کی بہتری میں مدد دیں گے، تاہم غیر محصولاتی رکاوٹوں (این ٹی بی) اور ضمنی محصولات کو بھی شامل کرنے کے لیے ان کوششوں کا دائرہ کار بڑھانا چاہیے (باکس 5.1)۔ اس کے علاوہ، اہم صنعتی خام مال کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ۔ مثلاً پٹرولیم کیمیکلز۔ نہ صرف برآمدی مسابقت کو بہتر کرے گا بلکہ درآمدات پر انحصار بھی کم کرے گا (باکس 5.3)۔

1.2 اقتصادی منظر نامہ

انفراسٹرکچر کو سیلاب سے ہونے والے نقصانات کی وجہ سے متاثرہ علاقوں کی بحالی اور تعمیر نو کے لیے اخراجات کی ضرورت بڑھ گئی ہے۔ تاہم، مالیاتی یکجائی کے جاری اقدامات، جن میں توانائی کے شعبے کے گردشی قرضے اور بجلی پر بہدف زراعت کو کنٹرول کرنے کی کوششیں شامل ہیں، کے ساتھ ساتھ قرض کی واپسی میں اعتماد سے توقع ہے کہ اخراجات میں اضافہ محدود رہے گا۔

مالی سال 26ء کے آغاز پر پاکستان کی مجموعی معاشی حالت بڑی حد تک مستحکم تھی۔ معاشی استحکام کے ساتھ زرعی پالیسی کے محتاط طرز عمل نے کاروباری اداروں اور گھرانوں کا اعتماد بحال کیا (شکل 1.14)۔ اس دوران، بیرونی کھاتے کی مستحکم پوزیشن، اور جاری مالیاتی یکجائی اور آئی ایم ایف کے ای ایف ایف پروگرام کے تحت اصلاحات کے نفاذ کے سبب قرضہ جاتی درجہ بندی کی تین بڑی بین الاقوامی ایجنسیوں نے پاکستان کی درجہ بندی اپریل سے اگست 2025ء کے درمیان بہتر کر دی۔³ تاہم، سیلاب سے متاثرہ زراعت اور بنیادی ڈھانچے کو بچھنے والے نقصان نے مجموعی معاشی منظر نامے کے لیے خطرات پیدا کر دیے ہیں۔

محصولات کے پہلو سے دیکھا جائے تو جاری ٹیکس اصلاحات اور معیشت کی دستاویزیات بڑھانے کی کوششوں سے ٹیکس وصولیاں مستحکم رہنے کی توقع ہے۔ اس کے ساتھ ہی اگست 2025ء میں اسٹیٹ بینک کے منافع کی قابل ذکر منتقلی سے بھی مجموعی محصولات کی نمو بڑھنے کی توقع ہے۔ ان حالیہ تبدیلیوں کے پیش نظر،

پاکستان کے دو صوبوں خیبر پختونخوا اور پنجاب میں سیلاب نے وسیع رقبہ ڈبو دیا، جس سے انسانی جانوں، زرعی پیداوار اور انفراسٹرکچر کو وسیع پیمانے پر نقصان پہنچا۔

³ فٹرنیٹنگ نے پاکستان کی ریاستی قرضہ جاتی درجہ بندی اپریل 2025ء میں +CCC سے -B کر دی جسے مستحکم منظر نامے سے تعبیر کیا گیا۔ ایس اینڈ پی گلوبل ریٹنگ نے بھی اس کی بیرونی میں جولائی میں درجہ بندی +CCC سے -B کر دی۔ اگست 2025ء میں موڈیز نے آئی ایم ایف کے تحت بہتر بیرونی پوزیشن کو دیکھتے ہوئے پاکستان کی درجہ بندی Caa2 سے Caa1 کر دی۔ ماخوذ: فٹرنیٹنگ، موڈیز، اور ایس اینڈ پی گلوبل۔

سیلاب کے باعث تلف پذیر غذائی اشیاء کی قلت بھی غذائی قیمتوں پر اضافے کا دباؤ ڈال سکتی ہے۔ اس کے علاوہ، غذا اور توانائی کی مہنگائی بھی ممکنہ طور پر بڑھنے کی توقع ہے کیونکہ سازگار بنیادی اثر (base effect) ختم ہو رہا ہے۔ جولائی 2025ء میں گیس کے نرخوں میں بڑے اضافے سے اور مالی سال 25ء کی چوتھی سہ ماہی میں لاگو بجلی کی قیمتوں میں ریلیف ختم ہونے سے، مالی سال 26ء میں توانائی کی قیمتیں بڑھنے کی توقع ہے۔ تاہم محدود ملکی طلب، اجناس کی خوش آئند عالمی قیمتوں اور بیرونی منظر نامے کے استحکام کے ساتھ، مہنگائی کا مضمردباؤ قابو میں رہنے کا امکان ہے۔ ان رجحانات اور تبدیلیوں کے پیش نظر عمومی مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت درمیانی مدت کے ہدف کی حد 5.0 سے 7.0 فیصد کے بالائی سرے سے، مالی سال 26ء کی دوسری ششماہی میں بڑھ سکتی ہے جس کے بعد وہ مالی سال 27ء میں ہدف کی رینج میں آجائے گی (جدول 1.2)۔

یہ منظر نامہ سیلابوں کے سامنے آنے والے اثرات، غیر یقینی جغرافیائی و سیاسی ماحول، اور عالمی تجارتی کی غیر یقینی صورت حال سے پیدا ہونے والے خطرات پر منحصر ہے۔ سیلاب سے زراعت اور انفراسٹرکچر کو ہونے والے نقصانات ممکنہ طور پر جڑواں خسارے کی پیش گوئی اور مہنگائی کے منظر نامے کے لیے اضافی خطرات پیدا کر سکتے ہیں، جبکہ نمو کے لیے منفی خطرات لاسکتے ہیں۔ اسی طرح، جغرافیائی و سیاسی اور تجارت کی غیر یقینی صورت حال اجناس کی عالمی قیمتوں میں بڑھتے ہوئے اتار چڑھاؤ کا سبب بن سکتی ہے اور کمزور عالمی نمو اور تجارتی بہاؤ کے ذریعے بیرونی منظر نامے پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔

اسٹیٹ بینک کا اندازہ ہے کہ مالی سال 26ء میں مالیاتی خسارہ جی ڈی پی کے 3.8 سے 4.8 فیصد کی حد میں رہے گا۔

جدول 1.2: مالی سال 26ء کے معاشی اہداف اور پیش گوئیاں

اسٹیٹ بینک کی پیشگوئیاں	ہدف	شرح نمو (فیصد)
حقیقی جی ڈی پی الف	4.2	3.25 - 4.25
ص اقل (اوسط) الف	7.5	5.0 - 7.0
ارب ڈالر		
ترسیلات زر الف	39.4	39.0 - 40.0
برآمدات (ایف او بی) الف	35.3	32.0 - 33.0
درآمدات (ایف او بی) الف	65.2	63.5 - 64.5
فیصد جی ڈی پی		
مالیاتی خسارہ ³	3.9	3.8 - 4.8
جاری کھاتے کا خسارہ الف	0.5	0.0 - 1.0

ماخذ: الف- ایم او پی اینڈ ایس آئی، ب- ایم او ایف 2025-26ء

اقتصادی سرگرمیوں میں اضافے اور زرعی اجناس کی متوقع قلت کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ مالی سال 26ء میں درآمدات میں متناسب اضافہ ہو۔ دوسری طرف، عالمی طلب میں سست روی اور زرعی پیداوار کو پھینچنے والے نقصانات برآمدات پر اثر انداز ہونے کی توقع ہے۔ تاہم، دیگر حریف ممالک کے مقابلے میں پاکستان کی برآمدات پر کم امریکی ٹیرف سیلاب اور منفی عالمی تبدیلیوں کے اثرات کو جزوی طور پر کم کر سکتا ہے۔ مزید برآں، کارکنوں کی بھیجی ہوئی ترسیلات معیشت کی رفتار کو برقرار رکھے ہوئے ہیں اور ممکنہ طور پر تجارتی خسارے کی خرابی کو جزوی طور پر زائل کرنے میں مددگار رہیں گی۔ ان رجحانات کے پیش نظر اسٹیٹ بینک کا کرنٹ اکاؤنٹ خسارے کا تخمینہ مالی سال 26ء میں جی ڈی پی کے صفر سے 1.0 فیصد کی حد میں رہنے کا ہے۔